سورة الحجر

آیات ۳۶ - ۶۰

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ
بِمَاۤ اَغْوَيْتَنِیْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا
صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿۴۱﴾ اِنَّ عِبَادِیْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ
لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾
اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۴۵﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا
عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّ مَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئْ عِبَادِیْۤ اَنِّیْۤ اَنَا الْغَفُوْرُ
الرَّحِيْمُ ﴿۴۹﴾ وَ اَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ﴿۵۰﴾ وَ نَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۵۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا
سَلٰمًا قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِیْ عَلٰۤى اَنْ
مَّسَّنِیَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ وَ مَنْ يَّقْنَطُ مِنْ
رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾ قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾
اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَاۤ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۶۰﴾

رکوع ۳ / ۴ (آیات ۲۶ تا ۶۰)

قصہ آدم وابلیس اور معرکۂ خیر وشر کے بیان سے جزاوسزا کے قانون کا اثبات

- ✓ حضرت آدم (علیہ السلام) کی تخلیق
- ✓ آدم (علیہ السلام) کے سامنے فرشتوں کا سجدہ کرنا اور شیطان کا انکار
- ✓ اور اس بناء پر اسے مردود قرار دیئے جانے کا واقعہ
- ✓ ابلیس کی تا قیامت مہلت زندگی کی درخواست اور اللہ تعالیٰ کا یہ مہلت عطا کرنا
- ✓ ابلیس کا آدم اور نسلِ آدم کو گمراہ کرنے کا اعلان
- ✓ بھٹکے ہوئے (غَاوِین) اور ہدایت یافتہ (مُتَّقِیْن) کا مختلف انجام
- ✓ جزاوسزا کے تاریخی دلائل کے قومِ لوط اور اس کے انجام کا ذکر

قَالَ رَبِّ فَاَنۡظِرۡنِىۡۤ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الۡمُنۡظَرِيۡنَۙ ﴿۳۷﴾ اِلٰى يَوۡمِ الۡوَقۡتِ الۡمَعۡلُوۡمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَغۡوَيۡتَنِىۡ

قَالَ رَبِّ فَاَنۡظِرۡنِىۡۤ - (ابلیس نے) کہا میرے رب تو پھر مہلت دے تو مجھے

اَنْظَرَ يُنْظِرُ ، اِنْظَارًا : مہلت دینا (IV)

اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ - لوگوں کو اٹھائے جانے کے دن تک

بَعَثَ يَبْعَثُ ، بَعْثًا : بھیجنا، اٹھانا

قَالَ فَاِنَّكَ - (اللہ نے) کہا بیشک تو

مِنَ الۡمُنۡظَرِيۡنَ - مہلت دیئے ہوؤں میں سے ہے

مُنْظَر : مہلت دیا گیا (اسم مفعول)

اِلٰى يَوۡمِ - اس دن تک

الۡوَقۡتِ الۡمَعۡلُوۡمِ - جس کا وقت مقرر ہے

قَالَ رَبِّ - اس نے کہا: اے میرے رب!

بِمَاۤ اَغۡوَيۡتَنِىۡ -(یہ) جو تو نے مجھے بہکایا ہے (اس لیے)

(غ و ي) اَغْوٰى يُغْوِىْ ، اِغْوَآءٌ : گمراہ کرنا، بھٹکانا (IV)

اردو میں: اغوا، مغوی، مغویانہ

لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿۴۱﴾ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ

لَاُزَيِّنَنَّ - میں ضرور سجاؤں گا

زَيَّنَ يُزَيِّنُ ، تَزْيِيْنٌ :زینت دینا،مزین کرنا (II)

لَهُمْ فِي الْاَرْضِ - ان کے لیے زمین میں

وَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ - اور ضرور میں بہکاؤں گا اُن سب کو

اَغْوٰى يُغْوِيْ ، اِغْوَآءٌ : گمراہ کرنا،بھٹکانا (IV)

اِلَّا عِبَادَكَ - سوائے تیرے (ان) بندوں کے

مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ - ان میں سے (جو) خالص کئے ہوئے ہیں

مُخْلَصٌ : چھانٹے ہوا،خالص کئے ہوا۔ (اسم مفعول)

قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ - (اللہ نے) کہا یہ راستہ ہے

عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ - مجھ پر (یعنی مجھ تک) ایک سیدھا

اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ - بیشک جو میرے بندے ہیں، نہیں ہے تجھے

عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ - ان پر کوئی اختیار

سُلْطان - غلبہ، قدرت،اختیار، نشانی، دلیل، معجزہ

اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾

اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ - مگر (ہوگا تیرا اختیار) ان پر جو تیری پیروی کریں گے

اِتَّبَعَ یَتَّبِعُ ، اِتِّبَاعًا : پیروی کرنا (۱۷)

مِنَ الْغٰوِيْنَ - گمراہ ہونے والوں میں سے

غَوٰی یَغْوٰی ، غَوَایَةً : سیدھے راستے سے بھٹک جانا

غَاوٍ : بھٹک جانے والا - (غَاوٍ کی جمع غَاوِيْن / غَاوُوْن)

وَاِنَّ جَهَنَّمَ - اور بیشک جہنم

لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ - یقیناً ان سب کے وعدے کی جگہ ہے

مَوْعِد : وعدہ کی جگہ

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ - اس کے سات دروازے ہیں

لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ - ہر دروازے کے لیے ان میں سے

جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ - حصہ ہے تقسیم شدہ

مَقْسُوْم : تقسیم کیا ہوا

قَسَمَ یُقْسِمُ ، قَسْمًا : تقسیم کرنا

اردو میں : قسم، قِسم، قسمت، اقسام، قاسم، مقسوم، قسّام

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۳۷﴾ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ فِی
الْاَرْضِ وَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ ﴿۴۱﴾ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ
سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۳﴾ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِکُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾

اُس نے عرض کیا "میرے رب، یہ بات ہے تو پھر مجھے اُس روز تک کے لیے مہلت دے جبکہ سب انسان دوبارہ اٹھائے جائیں گے، فرمایا "اچھا، تجھے مہلت ہے اُس دن تک جس کا وقت ہمیں معلوم ہے" وہ بولا "میرے رب، جیسا تو نے مجھے بہکایا اُسی طرح اب میں زمین میں اِن کے لیے دل فریبیاں پیدا کرکے اِن سب کو بہکا دوں گا سوائے تیرے اُن بندوں کے جنہیں تو نے اِن میں سے خالص کر لیا ہو" فرمایا "یہ راستہ ہے جو سیدھا مجھ تک پہنچتا ہے، بے شک، جو میرے حقیقی بندے ہیں ان پر تیرا بس نہ چلے گا تیرا بس تو صرف اُن بہکے ہوئے لوگوں ہی پر چلے گا جو تیری پیروی کریں اور ان سب کے لیے جہنم کی وعید ہے" یہ جہنم (جس کی وعید پیروان ابلیس کے لیے کی گئی ہے) اس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے لیے اُن میں سے ایک حصہ مخصوص کر دیا گیا ہے

محمد اقبال

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَۙ ﴿۳۷﴾ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَغْوَیْتَنِیْ
لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَۙ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ ﴿۴۱﴾
اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۳﴾ۙۖ لَهَا سَبْعَةُ
اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾ؒ

Iblis said: "My Lord! Grant me respite till the Day when they will be resurrected. Allah said: "For sure you are granted respite, until the day of a known time. Iblis said: "My Lord! In the manner You led me to error, I will make things on earth seem attractive to them and lead all of them to error, except those of Your servants whom You have singled out for Yourself. Allah said: "Here is the path that leads straight to Me. Over My true servants you will be able to exercise no power, your power will be confined to the erring ones, those who choose to follow you. Surely Hell is the promised place for all of them. There are seven gates in it, and to each gate a portion of them has been allotted.

قَالَ رَبِّ فَاَنۡظِرۡنِیۡۤ اِلٰی یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَاِنَّکَ مِنَ الۡمُنۡظَرِیۡنَ ﴿ۙ۳۷﴾ اِلٰی یَوۡمِ الۡوَقۡتِ الۡمَعۡلُوۡمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَغۡوَیۡتَنِیۡ لَاُزَیِّنَنَّ لَہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَاُغۡوِیَنَّہُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿ۙ۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَکَ مِنۡہُمُ الۡمُخۡلَصِیۡنَ ﴿۴۰﴾

ابلیس کی جانب سے مہلت کا مطالبہ.....

- ابلیس اللہ کی نافرمانی کرنے پر توبہ و انابت کی بجائے مزید اکڑ گیا اور اللہ تعالیٰ سے لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن تک کی مہلت مانگ لی کہ اسے موقع دیا جائے کہ کہ وہ آدم اور ان کی نسل کو اپنے فتنوں میں مبتلا کرکے یہ ثابت کرسکے کہ یہ اس شرف کے اہل نہیں ہیں جو ان کو بخشا گیا ہے اور ان کو سجدہ نہ کرنے کے معاملے میں وہ بالکل بجانب حق ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی یہ درخواست قبول فرمالی اور قیامت کے روز موعود تک کے لیے اس کو یہ مہلت دے دی گئی

☜ یہ نوٹ کرلیں کہ ابلیس نے مہلت حشر کے دن تک مانگی [یعنی جب قیامت برپا ہونے پر تمام لوگ موت کے منہ میں چلے جائیں گے تو بھی اسے موت نہ آئے اور جب لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں تو اس دن تک وہ زندہ ہو یعنی ہمیشہ کی زندگی)۔ لیکن اللہ نے اس کی مہلت کی درخواست ایک معین دن تک قبول فرمائی (الی یوم الوقت المعلوم) نہ ایک انسانوں کے دوبارہ اٹھائے جانے کے دن تک]

- **ابلیس کی گمراہی کا ہدف**: ابلیس نے یہ علی الاعلان کہا کہ میں نسل آدم کے لیے دنیا کو ایسا دلفریب بنادوں گا کہ یہ سب اس سے دھوکا کھا کر تیرے نافرمان بن جائیں گے۔ یعنی میں زمین کی زندگی اور اس کی لذتوں اور اس کے عارضی فوائد و منافع کو انسان کے لیے ایسا خوشنما بنادوں گا کہ وہ خلافت اور اس کی ذمہ داریوں اور آخرت کی بازپرس کو بھول جائیں گے اور خود تجھے بھی یا تو فراموش کردیں گے، یا تجھے یاد رکھنے کے باوجود تیرے احکام کی خلاف ورزیاں کریں گے۔ سوائے تیرے مخلص بندوں کے (جن پر میری کوششیں کامیاب نہیں ہوسکیں گی)

قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿۴۱﴾ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾

- **اللہ کا جواب :** اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ توحید کا راستہ، جس سے بنی آدم کو گمراہ کرنے کی تو دھمکی دے رہا ہے، کوئی ٹیڑھا راستہ نہیں ہے بلکہ یہ مجھ تک پہنچا دینے والی نہایت سیدھی اور ہموار راہ ہے۔اس کو سابقہ آیت کے حوالے سے دیکھیں اس صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ کی سمجھ آجاتی ہے، یعنی اللہ سے مکمل اخلاص کے ساتھ بغیر شرک کے اور بغیر ریا کے بندگی کی زندگی گزارنا یہ صراط مستقیم ہے، میرے جو بندے مجھ تک پہنچنا چاہیں گے اگر وہ اس راستے کو اختیار کریں گے تو ان پر شیطان غلبہ نہ پاسکے گا
- اس واضح اور روشن شاہراہ کو چھوڑ کر ٹیڑھی پگڈنڈیاں اختیار کرنے والے شامت زدہ انسان ہوں گے (جن پر تیرا بس چلے گا)
- اللہ نے یہاں ابلیس پر یہ بھی واضح فرما دیا کہ تجھے جو مہلت مل رہی ہے وہ صرف اس بات کی مل رہی ہے کہ تو لوگوں کو اپنی راہ پر چلنے کی ترغیب دے سکے اور ان کو بہکانے اور ورغلانے کی کوشش کرے۔ اس مہلت کے یہ معنی نہیں ہیں کہ تجھے یہ اختیار مل گیا ہے کہ تو جس کو چاہے گمراہی کے راستہ پر ڈال ہی دے۔ تیرا زور بس انہی پر چلے گا جو تیری پیروی کرنا چاہیں گے اور گمراہی کو پسند کریں گے۔ میرے ان بندوں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا جو تیرے فتنوں سے محفوظ اور تیری تمام ترغیبات کے باوجود میری بتائی ہوئی سیدھی راہ پر گامزن رہیں گے۔
- انسانوں اور جنوں میں جو بھی ابلیس کی پیروی کرے گا اور صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر گمراہی کے ٹیڑھے راستے اختیار کرے گا، اللہ نے اعلان فرمایا کہ وہ ان سب کو ابلیس کے ساتھ جہنم میں جھونک دے گا، اتنی وسیع عریض جہنم جس کے سات پھاٹک ہوں گے اور اس کے ہر پھاٹک سے جہنمیوں کے گروہ الگ الگ داخل ہوں گے (مختلف دروازوں سے داخل ہونے والوں کے درمیان ایک خاص نوعیت کی درجہ بندی ہو گی جس کی تفصیل یہاں نہیں بتائی گئی۔

قرآن میں سات ہلاک کرنے والی چیزیں (1 ۔شرک، 2 ۔ قطع رحم، 3 ۔ قتل، 4 ۔زنا، 5 ۔ جھوٹی شہادت، 6 ۔کمزوروں پر ظلم، 7 ۔بغی)

قصہ آدم وابلیس کے اس حصے کا محل اور اس کے بیان کی غایت

- اس سورت میں یہاں آدم وابلیس کا یہ قصہ بیان کرنے کا مقصد، مشرکین پر اس حقیقت کو واضح کرنا ہے کہ تم اپنے ازلی دشمن شیطان کے پھندے میں پھنس گئے ہو اور اس پستی میں گرے چلے جارہے ہو جس میں وہ اپنے حسد کی بنا پر تمہیں گرانا چاہتا ہے۔
- اسکے برعکس یہ نبی ﷺ تمہیں شیطان کے پھندے سے نکال کر اس بلند مقام کے طرف لے جانا چاہتے ہیں جو جو دراصل انسان ہونے کی حیثیت سے تمہارا فطری مقام ہے۔ لیکن تم عجیب احمق لوگ ہو کہ اپنے دشمن کو دوست، اور اپنے خیر خواہ کو دشمن سمجھ رہے ہو
- تمہارے لیے راہ نجات صرف ایک ہی ہے، اور وہ اللہ کی بندگی ہے۔ اس راہ کو چھوڑ کر تم جس راہ پر بھی جاؤ گے وہ شیطان کی راہ ہے جو سیدھی جہنم کی طرف جاتی ہے۔
- شیطان کے راستے پر چلنے کے کے ذمہ دار تم خود ہو۔ شیطان کا کام اس سے زیادہ نہیں ہے کہ وہ ظاہر حیات دنیا سے تم کو دھوکا دے کر تمہیں بندگی کی راہ سے منحرف کرنے کی کوشش کرے، اس سے دھوکا کھانا تمہارا اپنا فعل ہے جس کی کوئی ذمہ داری تمہارے اپنے اوپر ہے

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٤٥﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٧﴾ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّ مَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ﴿٤٨﴾

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ - یقیناً متقی لوگ

فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ - باغوں اور چشموں میں ہوں گے

عُيُوْن ، عَيْنٌ کی جمع (چشمے)

اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ - (کہا جائے گا) داخل ہو جاؤ ان میں سلامتی کے ساتھ

وَنَزَعْنَا - اور نکال دیں گے ہم

نَزَعَ يَنْزَعُ ، نَزْعًا : نکالنا، کھینچ لینا

مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ - جو بھی ہو گی ان کے دلوں میں

صُدُوْر ، صَدَر : کی جمع (سینہ / دل)

مِّنْ غِلٍّ - کسی قسم کی کدورت

غِلّ : کینہ، کدورت

اِخْوَانًا - (وہ بیٹھیں گے) بھائی ہوتے ہوئے

عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ - مسندوں پر آمنے سامنے

سُرُر ، سَرِيْر کی جمع (تخت)

(ق ب ل) تَقَابَلَ يَتَقَابِلُ ، تَقَابُلاً مقابل (آمنے سامنے) ہونا (VI)

لَا يَمَسُّهُمۡ فِيۡهَا نَصَبٌ وَّ مَا هُمۡ مِّنۡهَا بِمُخۡرَجِيۡنَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئۡ عِبَادِىۡۤ اَنِّىۡۤ اَنَا الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُۙ ﴿۴۹﴾ وَ اَنَّ عَذَابِىۡ هُوَ الۡعَذَابُ الۡاَلِيۡمُ ﴿۵۰﴾

لَا يَمَسُّهُمۡ - نہ پہنچے گی انھیں

مَسَّ يَمُسُّ ، مَسًّا: چھونا، پہنچنا

فِيۡهَا نَصَبٌ - وہاں کوئی تکلیف

نَصَب : تھکاوٹ (کوئی تکلیف) | نَصِبَ : تھک جانا | نَصَبَ : گاڑنا

وَّ مَا هُمۡ مِّنۡهَا بِمُخۡرَجِيۡنَ - اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

نَبِّئۡ عِبَادِىۡۤ - (اے نبیؐ) خبر دے دو میرے بندوں کو

(ن ب أ) نَبَّاَ يُنَبِّىءُ ، تَنۡبِئَةٌ : خبر دینا (II)

اَنِّىۡۤ اَنَا الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ - کہ بیشک میں بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہوں

وَ اَنَّ عَذَابِىۡ - اور (یہ بھی) کہ میرا عذاب

هُوَ الۡعَذَابُ الۡاَلِيۡمُ - ہی دردناک عذاب ہے

وَنَبِّئۡهُمۡ - اور انہیں سنائیں

بِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۴۹﴾ وَاَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ ﴿۵۰﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ ﴿۵۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿۵۲﴾

عَنْ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ - ابراہیمؑ کے مہمانوں کے بارے میں

ضَیْف : مہمان

ضَاف : قریب ہونا، مائل ہونا

ضَیْف : کے اصل معنی کسی ایک طرف مائل ہونا(وہ جو ٹھہرنے کے لیے کسی کی طرف مائل ہو

اردو میں : ضیافت،، اضافت (تعلق، نسبت)، اضافی

اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ - جب وہ داخل ہوئے اس پر

فَقَالُوْا سَلٰمًا - تو انھوں نے کہا ! سلام (ہو تم پر)

قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ - ابراہیمؑ نے کہا ہمیں تم سے ڈر لگتا ہے

وَجَلَ یَوْجُلُ ، وَجْلاً : خوفزدہ ہونا

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٤٥﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٧﴾ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا
نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ﴿٤٨﴾ نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٤٩﴾ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ﴿٥٠﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٥١﴾ اِذْ
دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿٥٢﴾

بخلاف اِس کے متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے، اور اُن سے کہا جائے گا کہ داخل ہو جاؤ ان میں سلامتی کے ساتھ بے خوف و خطر، اُن کے دلوں میں جو تھوڑی بہت کھوٹ کپٹ ہو گی اسے ہم نکال دیں گے، وہ آپس میں بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھیں گے، اُنہیں نہ وہاں کسی مشقت سے پالا پڑے گا اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔ اے نبیؐ، میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں بہت در گزر کرنے والا اور رحیم ہوں، مگر اِس کے ساتھ میرا عذاب بھی نہایت دردناک عذاب ہے۔ اور انہیں ذرا ابراہیمؑ کے مہمانوں کا قصہ سناؤ، جب وہ آئے اُس کے ہاں اور کہا "سلام ہو تم پر،" تو اُس نے کہا "ہمیں تم سے ڈر لگتا ہے"

As for the God-fearing, they shall be amid gardens and springs. They will be told: "Enter it in peace and security. And We shall purge their breasts of all traces of rancour; and they shall be seated on couches facing one another as brothers. They shall face no fatigue in it, nor shall they ever be driven out of it. (O Prophet), declare to My servants that I am indeed Ever Forgiving, Most Merciful. At the same time, My chastisement is highly painful. And tell them about Abraham's guests. And tell them about Abraham's guests. When they came to Abraham they said: "Peace be upon you!" He replied: "Indeed we feel afraid of you.

محمد اقبال

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ؀ ۴۵ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ؀ ۴۶ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰي سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ؀ ۴۷ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ؀ ۴۸

اہلِ جہنم کے ذکر کے بعد اب اہلِ جنت کا ذکر - فوری تقابل اور موازنہ (simultaneous contrast) ، ایک قرآنی اسلوب

- ابلیس اور اس کی پیروی کرنے والوں کا انجام بیان کرنے کے بعد اب ان لوگوں کے احوال کا ذکر ہو رہا ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے، خواہشات کی پیروی سے بچنے والے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ ہی کے راستے پر ڈال دینے والے لوگ ہوں گے
- یہ لوگ باغوں اور چشموں کے درمیان ابدی زندگی کے عیش و آرام میں ہوں گے۔ ان کے لیے اللہ کی طرف سے ی سلامتی بشارت ہوگی، یہ لوگو ہر قسم کی فکر سے آزاد ہو کر اللہ کی نعمتوں سے متمتع ہوں گے
- اس دنیا میں انسانوں کے مزاج کا اختلاف ایک فطری حقیقت ہے، انتہائی مہذب اور تعلیم یافتہ انسانوں میں بھی شکررنجی اور مزاج کی ناموافقت کا کوئی نہ کوئی سبب پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن اہلِ جنت کے درمیان ناموافقت کی کوئی صورت نہیں رہے گی اللہ تعالیٰ ان کے دلوں سے کینہ، حسد، بغض اور عناد کو دور فرمادے گا (اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اجْعَلْنَا مِنْھُمْ - آمین)
- ان ابدی آسائشوں میں انہیں نہ تو کسی مشقت سے واسطہ پڑے گا، نہ کسی طرح کی تکلیف سے، اور نہ انھیں اس جنت سے کبھی نکالا جائیگا
- عنْ أَبِي سعِيدٍ وأَبِي هُرِيْرةَ رضِي اللَّه عنْهُما أَنَّ رسُول اللَّهِ ﷺ قَال: إِذَا دخَلَ أَهْلُ الْجنَّةِ الجنَّةَ يُنَادِي مُنَادٍ: إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا، فَلا تَمُوتُوا أَبدًا، وإِنَّ لكُمْ أَنْ تَصِحُّوا، فَلاَ تَسْقَمُوا أَبدًا، وإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلا تهْرَمُوا أَبدًا، وإِنَّ لَكُمْ أَن تَنْعمُوا، فَلا تَبْأَسُوا أَبدًا– اہلِ جنت سے کہہ دیا جائے گا کہ اب تم ہمیشہ تندرست رہو گے، کبھی بیمار نہ پڑو گے اور اب تم ہمیشہ زندہ رہو گے، کبھی موت تم کو نہ آئے گی اور اب تم ہمیشہ جواں رہو گے، کبھی بڑھاپا تم پر نہ آئے گا۔ اب تم ہمیشہ مقیم رہو گے، کبھی کوچ کرنے کی تمھیں ضرورت نہ ہو گی —صحیح مسلم

وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٥١﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿٥٢﴾

قصہ ابراہیمؑ اور قصہ قومِ لوط (کی غایت اور اس کا محل)

- حضرت ابراہیمؑ اور ان کے بعد متصلا قوم لوط کے قصے کا مقصد : سورت کے شروع میں مشرکین مکہ کا اعتراض نقل کیا گیا تھا کہ اگر یہ (محمد ﷺ) سچے نبی ہیں تو ہمارے سامنے فرشتوں کے لے کیوں نہیں آتے ؟ وہاں اس کا مختصر جواب دے کر چھوڑ دیا گیا تھا کہ "فرشتوں کو ہم یوں ہی نہیں اتار دیا کرتے، انھیں تو ہم جب بھیجتے ہیں حق کے ساتھ ہی بھیجتے ہیں"
- اب اس کا مفصل جواب یہاں ان دونوں قصوں کے پیرائے میں دیا جارہا ہے۔ انھیں بتایا جارہا ہے کہ ایک "حق" تو وہ ہے جسے لے کر فرشتے ابراہیمؑ کے پاس آئے تھے، اور دوسرا حق وہ ہے جسے لے کر وہ قوم لوط پر پہنچے تھے۔ اب تم خود دیکھ لو کہ تمہارے پاس ان میں سے کونسا حق لے کر فرشتے آسکتے ہیں۔ ابراہیمؑ والے حق کے لائق تو ظاہر ہے کہ تم نہیں ہو۔ اب کیا اس حق کے ساتھ فرشتوں کو بلوانا چاہتے ہو جسے لے کر وہ قوم لوط کے ہاں نازل ہوئے تھے ؟
- ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ بالکل اختصار سے بیان کیا گیا ہے فرشتے انسانی شکل میں ان کے پاس آئے۔ ابراہیم علیہ السلام بہت مہمان نواز تھے۔ بغیر پوچھے ان کے لیے بچھڑا ذبح کیا اور کھانا پکا کر ان کے پاس لے آئے۔ جب بچھڑا سامنے رکھ دیا تو انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا۔ ابراہیم علیہ السلام کو تھوڑا سا خوف محسوس ہوا کہ یہ کیسے مہمان ہیں جو کھانا نہیں کھاتے؟ کہیں یہ میرے لیے نقصان کا سبب نہ ہوں۔ اس وقت ملائکہ نے کہا کہ اے ابراہیمؑ! آپ ہم سے ڈریں مت، ہم آپ کے پاس کھانا کھانے کے لیے نہیں آئے، ہم تو آپ کو ایک بہت بڑے علم والے بیٹے کی خوشخبری دینے کے لیے آئے ہیں، اس لیے آپ ڈر محسوس نہ کریں۔ (اس کی تفصیل سورۃ ہود میں آچکی ہے)

قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾

قَالُوْا لَا تَوْجَلْ - انھوں نے کہا کہ ڈرو نہیں

اِنَّا نُبَشِّرُكَ - یقیناً ہم بشارت دیتے ہیں تمھیں

بَشَّرَ يُبَشِّرُ ، تَبْشِيْرًا :بشارت دینا (II)

بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ - ایک صاحبِ علم لڑکے کی

غُلَام : نوجوان لڑکا(مرد، خادم، نوکر کے معنی میں بھی)

عَلِيْم : بہت علم رکھنے والا(صیغۂ مبالغہ)

قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ - ابراہیمؑ نے کہا: کیا تم خوشخبری دے رہے ہو مجھے

عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ - اس کے باوجود کہ آلیا ہے مجھے بڑھاپے نے

مَسَّ يَمُسُّ ، مَسًّا چھونا، پہنچنا

كِبَرْ : بڑھاپا

فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ - تو کس چیز کی تم خوشخبری دیتے ہو

فَبِمَ : فَ، حرف عطف(پس/تو)

بِ :حرفِ جار (کی)

مَ :اصل میں مَا استفہامیہ ہے حرف جار کی وجہ سے الف حذف کردیا گیا ہے(کیا/کس)

قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ - انھوں نے کہا: ہم نے آپ کو خوشخبری دی ہے سچی

فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ - تو آپ نہ ہوں ناامیدوں میں سے

قَنَطَ يَقْنُطُ ، قُنُوطًا : ناامید ہونا

قَالَ وَمَنۡ يَّقۡنَطُ مِنۡ رَّحۡمَةِ رَبِّهٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوۡنَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا خَطۡبُكُمۡ اَيُّهَا الۡمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۵۷﴾ قَالُوۡۤا اِنَّاۤ اُرۡسِلۡنَاۤ اِلٰى قَوۡمٍ مُّجۡرِمِيۡنَۙ ﴿۵۸﴾ اِلَّاۤ اٰلَ لُوۡطٍ ؕ

قَالَ وَمَنۡ يَّقۡنَطُ - ابراہیم نے کہا کون ناامید ہوتا ہے

اردو میں: قنوط، قنوطی، قنوطیت (پسند)

مِنۡ رَّحۡمَةِ رَبِّهٖۤ - اپنے رب کی رحمت سے

اِلَّا الضَّآلُّوۡنَ - سوائے گمراہ لوگوں کے

قَالَ فَمَا خَطۡبُكُمۡ - اس نے کہا تو کیا تمہارا معاملہ (مہم)

خَطْبُ : مہم، سحال، حقیقت، معاملہ (ایسا اہم معاملہ جس کے متعلق لوگوں میں کثرت سے بات ہو)

اَيُّهَا الۡمُرۡسَلُوۡنَ - اے بھیجے جانے والو (فرشتو)!

قَالُوۡۤا اِنَّاۤ اُرۡسِلۡنَاۤ - انھوں نے کہا کہ بیشک ہم بھیجے گئے ہیں

اِلٰى قَوۡمٍ مُّجۡرِمِيۡنَ - ایک مجرم قوم کی طرف

اِلَّاۤ اٰلَ لُوۡطٍ - سوائے آل لوط کے

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٧﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَۙ ﴿٥٨﴾ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَۙ ﴿٥٩﴾ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٦٠﴾ ع

اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ - بیشک ہم ضرور بچائیں گے انہیں

(ن ج و)   نَجّٰی   يُنَجِّي ، تَنْجِيَةً : نجات دینا، بچانا   (II)

لَمُنَجُّوْ میں لَ لام تاکید

لَمُنَجُّوْ اصل میں لَمُنَجِّيُوْنَ تھا (جمع کا صیغہ)، اضافت کی وجہ سے ن کو اور ثقیل ہونے کی وجہ سے یا کو ساقط کردیا گیا

اَجْمَعِيْنَ - سب کو

اِلَّا امْرَاَتَهٗ - سوائے اس کی عورت (بیوی) کے

اِمْرَاَة : عورت (بیوی)

بیوی کے لیے قرآن میں استعمال ہونے والے الفاظ کی تفصیل آگے اضافی مواد کے حصے میں

قَدَّرْنَآ اِنَّهَا - مقدّر کردیا ہے ہم نے کہ وہ

قَدَّرَ   يُقَدِّرُ ، تَقْدِيْرًا : مقرر کرنا، طے کرنا، مقدر کرنا   (II)

لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ - وہ ضرور ہوگی پیچھے رہ جانے والوں میں۔

غَبَرَ   يَغْبُرُ ، غُبُوْرًا : پیچھے رہنا، گذرنا، تباہ ہونا

غُبُوْرًا کے اصل معنی، ساتھیوں کے چلے جانے کے بعد پیچھے رہ جانا

غُبار وہ مٹی جو فضا میں اڑتی رہتی ہے (جب قافلہ آگے نکل جاتا ہے اور اس کی وجہ سے اڑنے والی مٹی پیچھے ہوا میں رہ جاتی ہے)

قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝٥٣ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ۝٥٤ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ۝٥٥ قَالَ وَ
مَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ۝٥٦ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝٥٧ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝٥٨ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٥٩
اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝٦٠

اُنہوں نے جواب دیا "ڈرو نہیں، ہم تمہیں ایک بڑے سیانے لڑکے کی بشارت دیتے ہیں" ابراہیمؑ نے کہا "کیا تم اِس بڑھاپے میں مجھے اولاد کی بشارت دیتے ہو؟ ذرا سوچو تو سہی کہ یہ کیسی بشارت تم مجھے دے رہے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا "ہم تمہیں برحق بشارت دے رہے ہیں، تم مایوس نہ ہو" ابراہیمؑ نے کہا "اپنے رب کی رحمت سے مایوس تو گمراہ لوگ ہی ہوا کرتے ہیں" پھر ابراہیمؑ نے پوچھا "اے فرستادگان الٰہی، وہ مہم کیا ہے جس پر آپ حضرات تشریف لائے ہیں؟" وہ بولے، ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں، صرف لوطؑ کے گھر والے مستثنیٰ ہیں، ان سب کو ہم بچالیں گے، سوائے اُس کی بیوی کے جس کے لیے (اللہ فرماتا ہے کہ) ہم نے مقدر کردیا ہے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں شامل رہے گی

They said: "Do not feel afraid, for we give you the good news of a wise boy. Abraham said: "What, do you give me this tiding though old age has smitten me? Just consider what tiding do you give me! They said: "The good tiding we give you is of truth. Do not, therefore, be of those who despair.) Abraham said: "Who despairs of the Mercy of his Lord except the misguided? He added: "What is your errand O sent ones? They said: "Verily we have been sent to a guilty people, excepting the household of Lot. We shall deliver all of them, except his wife (about whom Allah says that) We have decreed that she shall be among those who stay behind.

قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰۤى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾

فرشتوں سے ابراہیم علیہ السلام کا مکالمہ

- فرشتوں نے ان کی تسلی کیلئے ان سے فرمایا کہ آپ ڈریں نہیں۔ کیونکہ ہم کوئی انسان نہیں بلکہ اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں اور آپ کو ایک ایسے عظیم لائق بیٹے کی خوشخبری سنانے آئے ہیں جو بڑا ہی علم والا ہوگا۔ یہ اس بات کی طرف لطیف اشارہ تھا کہ وہ لڑکا علم نبوت سے بھی سرفراز ہوگا۔ (اور یہ بشارت حضرت اسحاق علیہ السلام کے بارے میں تھی)
- حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے ازراہ تعجب فرشتوں سے یہ بات پوچھی کہ یہ کیا خوشخبری دے رہے ہو۔ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا تعجب اس لیے نہ تھا کہ وہ اس بات کو ناممکن سمجھتے تھے یا اللہ کی رحمت سے مایوس ہوچکے تھے بلکہ اس لیے کہ وہ تکرار سے مزید اپنی مسرت میں اضافہ کے خواہشمند تھے۔ (ابراہیم (علیہ السلام) نے یہ نہایت خوب صورت پیرائے میں اس بات کی تصدیق چاہی ہے کہ تم جو بشارت مجھے دے رہے ہو، کیا یہ فی الواقع اسی پروردگار کی طرف سے ہے جو بڑھاپے میں بھی اولاد دے سکتا ہے؟)
- اس کی تصدیق ابراہیم علیہ السلام کا اگلا جملہ کر رہا ہے کہ آپؑ نے فرشتوں کے خیال کو رد کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارا یہ سمجھنا کہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہوں، صحیح نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس تو صرف گمراہ لوگ ہوتے ہیں اور میں بفضلہٖ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، گمراہ کیسے ہوسکتا ہوں؟ البتہ ازراہ تعجب کسی بات کا اظہار یا کوئی سوال یہ انسانی صفات کا تقاضا ہے۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝۵۷ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝۵۸ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۭ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۵۹ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝۶۰

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا اندیشہ

- حضرت ابراہیم (علیہ السلام) بیٹے کی خوشخبری سن کر اپنے تئیں مطمئن بھی ہوئے اور مسرور بھی۔ لیکن ایک بات مسلسل ان کے دل میں کھٹک رہی تھی کہ اگر آپ صرف بیٹے کی خوشخبری کے لیے آئے ہیں تو اس کے لیے انسانی شکلوں میں باجماعت آنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے علاوہ بھی ان کے سامنے کوئی مہم ہے۔
- حضرت ابراہیم نے ان سے پوچھ ہی لیا کہ آپ لوگوں کے یہاں آنے کا کیا مقصد ہے؟ آپ کو کیا مہم درپیش ہے؟ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے اس سوال سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ فرشتوں کا انسانی شکل میں آنا ہمیشہ غیر معمولی حالات ہی میں ہوا کرتا ہے اور کوئی بڑی مہم ہی ہوتی ہے جس پر وہ بھیجے جاتے ہیں۔؟
- فرشتوں نے جواب میں یہ نہیں کہا کہ ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں بلکہ کہا کہ ہم مجرموں کی ایک قوم کی طرف بھیجے گئے۔ اشارے کا یہ اختصار صاف بتا رہا ہے کہ قوم لوط کے جرائم کا پیمانہ اس وقت اتنا لبریز ہو چکا تھا کہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) جیسے باخبر آدمی کے سامنے اس کا نام لینے کی قطعاً ضرورت نہ تھی
- ان الفاظ پر غور کرنے سے دوسری بات جو محسوس ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کو سنبھلنے کے لیے مہلت پہ مہلت دیتا ہے۔ لیکن جب مہلت کا پیمانہ لبریز ہو جاتا ہے تو پھر انھیں سنبھلنے کا موقع نہیں دیا جاتا۔ پھر اللہ تعالیٰ کا قانون حرکت میں آتا ہے تو وہ کسی کو معاف نہیں کرتا۔ وہ اس طرح بے لاگ ہوتا ہے کہ نہ اس سے پیغمبر (علیہ السلام) کا بیٹا بچتا ہے اور نہ پیغمبر (علیہ السلام) کی بیوی چھوڑی جاتی ہے۔

اضافی مواد

Reference Material

بیوی کے لیے قرآن میں استعمال ہونے والے الفاظ

بیوی کے لیے کوئی مخصوص لفظ نہیں ہے، قرآن میں جتنے الفاظ اس معنی میں آئے ہیں سب مجازاً استعمال ہوئے

1. **زَوْج** : کے معنی جوڑا اور پھر جوڑے میں دونوں ایک دوسرے کا زوج ہیں (میاں بیوی کا زوج اور بیوی میاں کی زوج)۔ قرآن کریم میں کہیں بھی لفظ زوجہ (زَوْجَةٌ) نہیں آیا ہے فقہ، قانون اور عدالتی معاملات میں میاں اور بیوی میں فرق کرنے کے لیے زَوْجَة کا لفظ عورت (بیوی) کے لیے مستعمل ہوا

2. **حَلائِل**: حَليلَةٌ کی جمع۔ معنی حلال عورت (منکوحہ ۔ بیوی)۔ حَلِيلٌ بمعنی مرد (قرآن میں نہیں آیا)

3. **اِمْرَأَةٌ** : یہ لفظ عام عورت کے لیے بھی اور بیوی کے لے بھی استعمال ہوا ہے ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ۔اللہ کافروں کے معاملے میں نوحؑ اور لوطؑ کی بیویوں کو بطور مثال پیش کرتا ہے

4. **نِسَاء**: اِمْرَأَةٌ کی جمع (غیر سالم) ہے معنی عورتیں (عام عورتیں بھی اور بیویاں بھی)

5. **صَاحِبَة** : صاحب (معنی ساتھی، دوست) کی مؤنث صَاحِبَة ہے جو بیوی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے

6. **اَهْل** ۔ انسان کے قریبی رشتہ دار۔ کبھی بیوی مراد ہو سکتی ہے إِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِأَهْلِهِۦ إِنِّىٓ ءَانَسْتُ نَارًا